

## 66886- روزوں کے فدیہ میں غلہ کس مسکین کو دیا جائیگا، اور اس مقدار کتنی ہے، اور وہ کیا چیز دی جائیگی؟

سوال

فرمان باری تعالیٰ ہے :

**(ایک مسکین کا کھانا ہے)۔**

کیا اس مسکین میں بلوغت اور ملکف ہونے کی شرط ہے؟

اور کیا اگر کوئی شخص تیس مسکینوں کو کھانا کھلاتے تو کیا ان میں مسکین کی اولاد اور اس کی کفالت میں رہنے والے افراد شامل ہونگے؟

اور کیا غلہ کے بدے میں رقم کی ادائیگی کافی ہوگی، اور اس غلہ کی مقدار کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

رمضان المبارک میں روزے رکھنے کی استطاعت رکھنے والے شخص کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز نہیں، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہو تو روزہ نہیں رکھا جاسکتا، اور پھر شرعی عذر کی بنا پر روزہ نہ رکھنے والے ہر شخص کے لیے بطور فدیہ ہر دن کے بدے مسکین کو غلہ دینا بھی جائز نہیں، بلکہ یہ تو صرف اس کے لیے جائز ہے، جو بہت زیادہ ضعیف اور بوڑھا ہو، یا پھر دامی مریض جسے

شفایاں کی امید بھی نہ ہو۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

**(اور وہ لوگ جو اس کی طاقت رکھنے میں ایک مسکین کا کھانا فدیہ دیں)۔ البقرۃ(184)۔**

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"یہ بوڑھے مرد اور عورت کے لیے ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، تو وہ ہر دن کے بدے ایک مسکین کو کھانا دیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4505)۔

اور جو مریض شفایاں کی امید نہ رکھتا ہو وہ بھی بوڑھے اور ضعیف شخص کے حکم میں آتا ہے۔

ابن قدمہ رحمہ اللہ کستے میں :

"اور وہ مریض جس کے شفایاں ہونے کی امید نہ ہو وہ روزہ نہ رکھے بلکہ اسکے بدے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلاتے؛ کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف شخص کے معنی میں ہے" انتہی۔

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (4/396)۔

دوم:

اس مسکین کے لیے شرط نہیں کہ وہ بالغ ہی ہو، بلکہ علماء کرام کا اتفاق ہے کہ چھوٹا بچہ جو کھانا کھاتا ہے اسے بھی فدیرہ دیا جاسکتا ہے، صرف علماء کرام کا اختلاف دودھ پیتے بچے کے متعلق ہے کہ آیا اسے فدیرہ کاغذہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

چنانچہ جمصور علماء کرام (جن میں ابوحنیفہ، شافعی، اور احمد رحمہم اللہ شامل ہیں) اسے جواز قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہ مسکین ہے، چنانچہ یہ آیت کے عموم میں داخل ہوگا۔ اور امام مالک رحمہ اللہ کے کلام سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ: دودھ پیتے بچے کو فدیرہ کا کھانا نہیں دیا جاسکتا، وہ کہتے ہیں: جو بچہ دودھ چھوڑ چکا ہوا سے غلہ دینا جائز ہے، اور موفن بن قدامہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔

دیکھیں: المغنی (508/13) الانصاف (342/23) الموسوعۃ الفقیریہ (35/101-105).

سوم:

مسکین کی اولاد اور اس کی بیوی اور اہل و عیال جن کا خرچ اس مسکین کے ذمہ واجب ہے یہ سب اس تعداد میں شامل ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ اپنے لیے کفایت نہ پائیں، اور اس مسکین کے علاوہ ان پر کوئی اور خرچ کرنے والا بھی نہ ہو۔

اس لیے اس مسکین کو زکاۃ کا اتنا مال دیا جائیگا جو اس اور اس کے اہل و عیال کے لیے کافی ہو۔

الروض المرجع کے مصنف کہتے ہیں:

"دو قسم کے افراد یعنی فقراء اور مسکین کو ان کی تمام کفایت والی اشیاء دی جائیں گی، اور ان کے اہل و عیال بھی ان میں جی شامل ہیں" انتہی۔

دیکھیں: الروض المرجع (3/311).

چہارم:

اور رہا یہ مسئلہ کہ کیا ادا کیا جائے اور اس کی مقدار کیا ہے؟

تو مسکین کو نصف صاع یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو علاقے میں جو غلہ اور غذا استعمال ہوتی ہے وہ دی جائیگی، چاہے وہ چاول ہوں، یا گندم، یا پھر کھجور، یا کوئی اور چیز، اور اگر اس کے ساتھ سالن کے لیے گوشت بھی دیا جائے تو یہ بہتر ہے۔

امام مسیحی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صیفہ جزم کے ساتھ تعلیقاً روایت کیا ہے کہ:

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بوڑھے ہو گئے اور روزہ نہ رکھتے تھے تو روزہ نہ رکھتے بلکہ ہر دن کے بد لے مسکین کو روٹی اور گوشت دیتے۔

غلہ اور کھانے کی قیمت ادا کرنی جائز نہیں۔

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کیتے ہیں :

"کھانا نقدی کی شکل میں نہیں دیا جاسکتا، جیسا کہ میں بیان کرچکا ہوں، بلکہ وہ غلمہ اور کھانا دیا جائیگا جو علاقے کی غذا ہو؛ اس طرح کہ ہر دن کے بدلتے نصف صاف علاقے میں کھانی جانی غذا ایک مسکین کو دی جائیگی، جو تقریباً ڈیرہ کلو بنتی ہے۔"

اس لیے آپ اس مقدار کے حساب سے علاقے میں کھانی جانے والی غذا ہر دن کے بدلتے میں دیں، اور اس کے بدلتے نقدی کی صورت میں روپے ادا نہ کریں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿(او ران لوگوں پر جو اس کی استطاعت رکھتے ہیں ایک مسکین کا کھانا فریہ ہے)﴾۔ البقرۃ(184)۔

یہ غلمہ اور کھانا کی ادائیگی پر نص ہے۔ انتہی۔

دیکھیں : المنشقی من فتاوی ایشیخ صالح الفوزان (3/140)۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (39234) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔